O

شوق چڑھتا ہے تو افلاک میں گم رہتا ہوں
خوف بڑھتا ہے تو میں خود میں سمٹ آتا ہوں

آبلہ پائی کی منزل سے سوا ہے یہ مقام
جس پہ میں نفسِ گراں بار لئے پھرتا ہوں

دل دہل جاتا ہے جب خود سے شناسا ہو بشر
منظرِ ذات کی ویرانی پہ میں چیختا ہوں

سورۃ الواقعہ پڑھتے ہوئے دل کانپتا ہے
خوف و امید کے مابین پگھل جاتا ہوں

کون اصحابِ یمیں، کون ہیں اصحابِ شمال
سابقیں کون ہیں اعراف پہ، یہ سوچتا ہوں

https://emad-ahmad.com/

نفس پر پاؤں رکھے، سر کو ہتھیلی پہ لئے
لوگ کیونکر نہیں چلتے میں سمجھ سکتا ہوں

منجمد ہوتا ہوں ایسے کہ کوئی پتھر ہو
اور بہتا ہوں تو پھر بہتا چلا جاتا ہوں

غمِ جاناں کے سبھی روگ، سبھی سوگ گئے
میں کسی اور زمانے میں کہیں رہتا ہوں

غمِ دوراں تری نظموں کی رتیں بیت گئیں
غمِ ہستی کے چراغوں میں غزل لکھتا ہوں

اب کہاں کوئی ملالِ شبِ ہجراں ہے عماد
اب تو اپنے سے بھی ملتے ہوئے گھبراتا ہوں

https://emad-ahmad.com/